السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1. کیا مسلمان آدمی کے لئے ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنا جائز ہے جو اکثر اوقات نماز نہیں پڑھتا؟

2. میں بہت سارے نوجوانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ جب کسی ایسے نوجوان کو دیکھتے ہیں جو نماز اور دین کی حفاظت کرتا ہو تو یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور بعض ایسے نوجوانوں کو بھی دیکھتا ہوں۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرمائے۔ ۔ ۔ جو دین کے بارے میں بہت لاپروائی کے ساتھ نامناسب انداز میں بات کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ان ک ساتھ صحبت ورفاقت جائز ہے؟ اور ایسے اوقات میں خوش طبعی جائز ہے جو نماز کے اوقات نہ ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1. مسلمان کے لئے کسی ایسے شخص کی صحبت ورفاقت جائز نہیں جو بعض اوقات نماز کو ترک کر دیتا ہو بلکہ واجب ہے۔ کہ اسے نصیحت کی جائے۔ اور اس کے اس بُرے عمل کا انکار کیا جائے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک وگرنہ اسے چھوڑ دے۔ اور اسے اپنا دوست نہ بنائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے بغض رکھے حتیٰ کہ وہ اپنے اس بُرے عمل سے تائب ہوجائے کیونکہ نماز کو چھوڑنا کفر اکبر ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر»

''ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«بين الرجل وبين الكفر والشرك ترك الصلوة» (صحیح مسلم)

''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے۔''

ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بغض رکھے اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کسی سے دوستی رکھے اور اسی کی خاطر دشمنی جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ٤ ... سورة الممتحنة

''(اے اہل ایمان) تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے رفقاء (ساتھیوں) میں بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی قائل نہیں ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ وحدہ پر ایمان نہ لاو ہمارے اور تمہارے درمیان کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔''

اس طرح کے آدمی کے معاملے کو حکمرانوں تک بھی پہنچانا چاہیے بشرطیکہ تمہارے ملک میں اسلامی شریعت کی حکمرانی ہو تاکہ اس سے توبہ کروائی جائے اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔ کیونکہ جو شخص نماز چھوڑ دے اور توبہ نہ کرے تو اس کی حد قتل ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ٥ ... سورة التوبة

''پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔''

تو اس سے معلوم ہوا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کی راہ نہ چھوڑی جائے، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اني نهيت عن قتل المصلين» (سنن ابی داود)

''مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے''

تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کے قتل سے آپؐ کو منع نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا قتل واجب ہے۔ بشرطیہ کہ وہ توبہ کرلے۔ پھر ظاہر ہے کہ اس کی سزا کی صورت میں وہ اس عظیم جرم کے ارتکاب سے باز رہ سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمادے ہمیں اور ان سب کو دین پر ثابت قدم رکھے۔ انہ سمیع قریب!

2. اسلام یا اسلام کی کسی بات کا مذاق اُڑانا کفر اکبر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلْ أَبِاللَّهِ وَءَايَـٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَـٰنِكُمْ ٦٦ ... سورة التوبة

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔''

جو شخص اہل دین اور نمازیوں کا ان کے دین اور اس کی حفاظت کرنے کی وجہ سے مذاق اڑائے تو اس کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ دین کا مذاق اڑارہا ہے۔ لہذا اس شخص کی صحبت و ہم نشینی جائز نہیں بلکہ اس کی ان خرافات کا انکار کرنا اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے نیز واجب ہے۔ کہ اسے سچی توبہ کی ترغیب دی جائے اگر وہ توبہ کرے تو الحمدللہ ورنہ اس کے ان بُرے اعمال کے بارے میں عادل گواہوں کی شہادت کے بعد حکمرانوں کو شکایت کی جائے گی۔ تاکہ شرعی عدالت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے۔ بہر حال یہ بہت اہم مسائل ہیں۔ ہر طالب علم اور مسلمان کے لئے جو اپنے دین کو جانتا ہو ضروری ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی دین کا مذاق اڑانے کی اجازت نہ دے تاکہ عقیدہ خراب نہ ہو اور وہ سزا بھی نہ ملے جو حق اور اہل حق کا مذاق اڑانے کی صورت میں ملتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو اس کام سے محفوظ رکھے۔ جو اس کی شریعت کے مخالف ہو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے کافر و منافق دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور تمام حالات میں کتاب و سنت کے دامن سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ انہ جواد کریم (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد 1

صفحہ نمبر 489

محدث فتویٰ